اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں

Qur'an Kaay Moti

RAMADAN-2020

Lesson-24

Al-Huda International

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کے موتی

اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ [الزمر:53]

کہہ دیجیے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ! اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو نا، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ	يٰعِبَادِیَ
کہہ دیجیے	اے میرے بندو

الَّذِيْنَ	اَسْرَفُوْا	عَلٰٓی	اَنْفُسِهِمْ
وہ جنھوں نے	زیادتی کی		اپنے نفسوں پر

لَا تَقْنَطُوْا	مِنْ رَّحْمَةِ	اللّٰهِ
نہ تم مایوس ہو	رحمت سے	اللہ کی

اِنَّ	اللّٰهَ
بے شک	اللہ

يَغْفِرُ	الذُّنُوْبَ	جَمِيْعًا
وہ بخش دیتا ہے	گناہوں کو	سب کے سب کو

اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿53﴾
بے شک وہ	وہی ہے	بہت بخشنے والا	نہایت رحم کرنے والا

دنیا کی زندگی میں انسان پر مختلف حالات آتے ہیں مختلف کیفیات اس پر گزرتیں ہیں بعض حالات انسان کو توڑ کر رکھ دیتے ہیں لیکن انسان پھر بھی زندگی کا سفر جاری رکھتا ہے ۔یہ اُمید ہی کی وجہ سے ہے اللہ نے انسان کے اندر یہ جذبہ فطری طور پر رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے وہ آگے بڑھتا رہتا ہے لیکن کبھی انسان پر ایسے حالات آجاتے ہیں کہ اس کا حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے ایسے میں جو شخص اپنے رب کو پہچانتا ہے وہ کبھی مایوس نہیں ہوتا اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے وہ پھر سے سرگرمِ عمل ہو جاتا ہے ۔اسی طرح کبھی وہ شیطان کے ورغلانے اور نفس کی اُکساہٹوں کی وجہ سے غفلت میں بتلا ہو کر اللہ کو ناراض کرنے والے کام کر بیٹھتا ہے پھر اس کا ضمیر اس کو ملامت کرتا ہے کہ توبہ کر لو لیکن شیطان اس کو وسوسے ڈالتا ہے کہ تمہارے گناہ کبھی معاف نہ ہونگے ایسے میں یہ آیت پھر سے انسان کو اللہ کی طرف لے جاتی ہے ۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، اللہ تو سارے گناہ معاف کر دیتا ہے ، ضرورت
اس بات کی ہے کہ ہم اس کی طرف رُجوع کریں اور اس کے حضور توبہ کریں

اے رسول ﷺ میرے وہ بندے جو نافرمانیوں میں مبتلا تھے اور انہوں نے اپنے نفسوں کو گناہوں کی طرف دعوت دے کر اپنے نفسوں پر زیادتی کی ان سے کہہ دیں کہ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں،

جو توبہ کرلے گا اور اپنے گناہوں سے رجوع کرلے گا تو وہ گناہ خواہ کیسے ہی ہوں اور کتنے ہی ہوں اللہ سب گناہوں کو معاف کردے گا

بے شک وہ اپنے ان بندوں کو جو اپنے گناہوں کی توبہ کرتے ہیں ان کو معاف کرنے والا ہے اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔[التفسیر المیسر]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت ناحق خون بہائے تھے اور بکثرت زنا کرتے رہے تھے،

وہ محمد ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو کہتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ یقینا اچھی چیز ہے لیکن اگر آپ ہمیں اس بات سے آگاہ کردیں کہ اب تک ہم نے جو گناہ کیے ہیں کیا وہ معافی کے قابل ہیں تو اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ... (الفرقان:68) وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو ناحق قتل بھی نہیں کرتے، جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔

اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ... (الزمر:53) کہہ دیجیے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔

قرآن کی سب سے زیادہ امید دلانے والی آیت

ابو ضحی بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسروق اور شتیر بن شکل مسجد میں اکھٹے ہوگئے تو مسجد کے سب حلقے ان دونوں کی طرف سمٹ آئے۔ اس پر مسروق نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ ہمارے پاس کوئی اچھی بات سننے کو ہی جمع ہوئے ہیں۔ یا تو آپ عبداللہ سے روایت کریں اور میں تصدیق کروں یا میں عبداللہ سے روایت کروں اور آپ میری تصدیق کریں۔

انہوں نے کہا: اے ابوعائشہ رضی اللہ عنہا آپ روایت کریں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ نے عبداللہ سے یہ بھی سنا ہے کہ قرآن میں کوئی آیت نہیں ہے جس میں اس سے زیادہ شدید توکل (سپردگی) ہو: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ... (الزمر:53) اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے بھی سنا ہے۔

کافروں اور نافرمانوں کو توبہ کی دعوت

یہ آیت کریمہ کافروں اور دیگر تمام نافرمانوں کے لیے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کی دعوت ہے۔

اور اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص گناہوں سے توبہ کرے تو اللہ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، خواہ گناہ کتنے ہی بڑے اور سمندر کی جھاگ کی طرح زیادہ کیوں نہ ہوں،

توبہ کے بغیر اس بات کو کسی اور چیز پر محمول کرنا صحیح نہیں ہوگا کیونکہ جو شخص شرک سے توبہ نہ کرے اس کا گناہ معاف نہیں ہوسکتا۔ [تفسیر ابن کثیر]

یہ آیت تمام لوگوں کے بارے میں عام ہے خواہ وہ نافرمان ہوں یا مشرک ہوں۔ [لا تقنطوا من رحمۃ اللہ - شبکۃ الألوکۃ]

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ

اللہ کا اپنے بندوں کو شرف و عزت بخشنا

امام شوکانی کہتے ہیں کہ جان لو کہ یہ آیت اللہ کی کتاب میں سب سے زیادہ امید دلانے والی ہے کیونکہ یہ سب سے بڑی خوش خبری پر مشتمل ہے کیونکہ ایک تو یہ کہ اللہ نے بندوں کو شرف بخشتے ہوئے اور ان کو مزید خوشخبری دیتے ہوئے ان کو اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے،

پھر ان کا یہ وصف بیان کیا کہ وہ بہت زیادہ گناہ کر چکے ہیں، پھر اس کے بعد اللہ نے انہیں رحمت سے مایوس ہوجانے سے منع کیا،

اور پھر اس کے بعد وہ بات کہی اس میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا اور اس کے سننے کے بعد کسی قسم کا کوئی براگمان دل میں داخل نہیں ہوتا پس اللہ نے فرمایا:"إِنَّ اللہ يَغْفِرُ الذنوب"۔۔۔

[تفسیر الوسیط لطنطاوی]

اللہ کا اپنے بندوں کو خوبصورت انداز میں مخاطب کرنا

قشیری نے اس آیت کی تفسیر میں بہت خوبصورت بیان دیا ہے کہ "یا عبادي"۔۔سے اطاعت گزاروں نے یہ امید لگائی کہ اس سے وہی لوگ مقصود ہیں،

تو انہوں نے اپنے سر (خوشی سے) بلند کر لیے اور نافرمان لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے اور انہوں نے کہا کہ ہم کون ہیں؟یہاں تک کہ ہمیں اللہ اس طرح کی بات کہے،

تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "الذین أسرفوا" تو صورتحال تبدیل ہوگئی تو وہ لوگ جنہوں سے سر جھکائے تھے ان کی حوصلہ افزائی ہوگئی اور ان کی ذلت ختم ہوگئی اور جن لوگوں نے اپنے سر بلند کیے تھے انہوں نے اپنے سر جھکا لیے اور ان کا دبدبہ ختم ہوگیا،

پھر اللہ نے اس تقسیم کے بارے میں اس حیرت کو ختم کردیا جس کی وجہ سے ان کی امید بہت مضبوط ہوگئی (یعنی اس میں کوئی نیک و بد کی تقسیم نہیں ہے ہر وہ شخص شامل ہے جس سے جو بھی گناہ سرزد ہوا ہے)

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عَلَى أَنْفُسِهِمْ" یعنی اگر تم نے زیادتی کی ہے تو اس کا وبال تمہاری اپنی جان پر ہے۔[في نور آية كريمة.. "لا تقنطوا من رحمة الله"|موقع المسلم]

اللہ اس آیت میں بندوں کو اپنی طرف رُجوع کرنے اور پلٹنے پر اُبھار رہے ہیں

جو شخص بھی لوگوں کو دعوتِ دین دے رہا ہو اس کے لئے لازم ہے کہ لوگوں میں اُمید پیدا کرے ان کو اتنا خوف نہ دلائے کہ جس کی وجہ سے وہ اور زیادہ اللہ سے دور ہو جائیں

اسراف

ہر چیز میں حد سے آگے بڑھ جانا

اس لفظ کا استعمال حد سے زیادہ مال خرچ کرنے کے طور پر زیادہ مشہور ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

(الأعراف:31)

اے آدم کی اولاد ! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو اور کھاؤ اورپیو اور حد سے نہ گزرو، بیشک وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

نافرمانی اور برائیوں کا ارتکاب کرنا

اور اس آیت میں اسراف سے مراد نافرمانیوں اور برائیوں کے ارتکاب میں زیادتی کرنا ہے

اور یہاں گناہ گار مومنوں کو کہا جارہا ہے

،جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ کہ اپنے آپ کو ہلاک کرڈالو اورکہنے لگو کہ ہمارے گناہ بہت زیادہ اورہمارے عیب بہت بڑھ گئے اب ایسا کوئی طریقہ نہیں جس سے وہ گناہ زائل ہوجائیں پھر اس بنا پر اللہ کی نافرمانی پر اڑے رہو، ایسا نہیں کرنا چاہئے بلکہ باربار اللہ کی طرف پلٹتا رہے

اپنے رب کو اس کے ان اسماء سے پہچانو جو اس کے جودو کرم پر دلالت کرتے ہیں اورجان رکھو کہ بے شک اللہ سارے ہی گناہ معاف کردیتا ہے۔ اللہ شرک، قتل، زنا، سود خوری اور ظلم وغیرہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

[تفسیر السعدی]

القنوط

خیر اور رحمت سے بہت زیادہ مایوس ہوجانا

لَا تَقْنَطُوا

یعنی سخت مایوس نہ ہوں

قنوط میں مایوسی کی کیفیت ہوتی ہے، کسی چیز کو پانے کی آرزو ختم ہو جاتی ہے اپنے مقصد کو پانے میں کوئی آرزو باقی نہیں رہتی، کوئی جذبہ نہیں رہتا، اچھے کام چھوٹ جاتے ہیں

مایوسی امید کے برعکس ہے اور مایوسی کسی چیز سے توقع کا ختم جانا ہے اور اس بات کا ٹھوس یقین کرلینا کہ محرومی یقینی ہے۔

[لا تقنطوا من رحمۃ اللہ - شبکۃ الألوکۃ]

یہ عقیدہ بنا لینا کہ اللہ اسے معاف نہیں کرے گا

مایوسی یہ ہے کہ انسان یہ عقیدہ بنا لے کہ اللہ اسے معاف نہیں کرے گا اس طرح کہ جب وہ توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا اور اس کے گناہوں کو معاف نہیں کرے گا،

یا وہ کہے کہ اس کا نفس توبہ پر آمادہ نہیں ہوتا، بلکہ وہ اپنے نفس سے مغلوب ہے اور شیطان اس پر قبضہ جما چکا ہے تو وہ اپنی توبہ سے مایوس ہو چکا ہوتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ جب وہ توبہ کر لے گا تو اللہ اسے معاف کر دے گا۔

اور بہت سے لوگوں کو یہ حالت لاحق ہو جاتی ہے، انہیں کبھی اس طرح مایوسی حاصل ہوتی ہے کبھی اس طرح۔

[لا يأس من رحمة الله - شبكة الألوكة]

اللّٰہ کی رحمت سے مایوس ہونے کی دو قسمیں

سعدی کہتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا بڑے بڑے ممنوعات میں سے ہے اور اس کی دو اقسام ہیں:

(1)-کفار کا اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر ان تمام اسباب کو ترک کر دینا جو اللہ کے قریب کرتے ہیں۔

(2)-گناہ گاروں کا اپنے گناہوں اور جرائم کی کثرت کے سبب اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا جو انہیں وحشت میں مبتلا کر کے ان کے دلوں پر حاوی ہو جاتے ہیں اور اس طرح ان کے دلوں میں مایوسی پیدا ہو جاتی ہے۔

[تیسیر الکریم الرحمن، للسعدی]

مایوسی کی مذمت

مایوسی کفر ہے

إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ

(یوسف:87)

بیشک حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔

مایوسی کبیرہ گناہوں میں سے ہے یہ ایمان والوں کی صفت نہیں ہوتی ، ایمان والوں سے گناہ ہو سکتے ہیں کبھی صراطِ مستقیم سے ہٹ سکتے ہیں لیکن اللہ کی رحمت سے اُمید رکھتے ہیں توبہ کر کے پھر پلٹ آتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ کا فضل بہت بڑا ہے اس کا کرم بہت عظیم ہے اس کا احسان بے پایاں ہے ، مایوسی دراصل ایمان کے منافی صفت ہے یہ مومنوں کی صفات میں سے نہیں کیونکہ مومن کو جب نعمت ملتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور سخت ترین حالات میں وہ اپنے رب کی رحمت سے اُمید رکھتا ہے

اللہ کی رحمت سے نا امید ہونا گناہِ کبیرہ ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے ساتھ شرک کرنا ،

اللہ کے رزق سے نا امید ہونا،

اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

مایوس ہونا اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب ہے

ابن عطیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوسی اور کسی مصیبت کے ختم ہوجانے سے مایوس ہوجانا کافروں کی صفت ہے۔

کیونکہ یا تو یہ اللہ کی ربوبیت کو جھٹلانا ہے یا اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات سے جہالت پائی جاتی ہے۔[المحرر الوجیز،لابن عطیۃ].

وہ جانتا ہی نہیں کہ اللہ کون ہے، جو شخص اللہ کو جان لے وہ کبھی مایوس نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرا ایک رب ہے جو مجھے ضرور معاف کر دے گا کیونکہ معاف کرنا اس کو پسند ہے

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

مایوس ہونا قرآن کی تکذیب کرنا ہے

قرطبی کہتے ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجانا دراصل قرآن کو جھٹلانا ہے کیونکہ یہ اللہ کا فرمان ہے اور اللہ کا فرمان برحق ہے۔

[ما ھی آثار الیأس والقنوط - موسوعۃ الأخلاق - الدرر السنیۃ]

اللہ کی بے ادبی کی قسم

وہ خوف جو انسان کو مایوسی میں ڈال دے یہ اللہ کی رحمت کے ساتھ بے ادبی ہے حالانکہ اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے جاچکی ہے اور مایوسی اسی بات کی لاعلمی ہے۔

[صلاح الأمۃ فی علو الھمۃ، لسید العفانی]

اللہ تعالی کا اپنے بندوں کو اپنے سے مایوس ہونے سے بچانا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کے ایک گروہ کی طرف نکلے جو ہنس رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔پھر آپ ﷺ چلے گئے اوروہ لوگ رونے لگ گئے۔

اللہ عزوجل نے آپ کی طرف وحی کی کہ اے محمد ﷺ آپ نے میرے بندوں کو مایوس کیوں کیا؟

تو نبی ﷺ واپس تشریف لائے اور کہا: خوش ہوجاؤ، سیدھے رہو اور قریب ہوجاؤ۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:3194]

اللہ کا اپنے بندوں کو مایوسی سے نکالنے میں بارش کی مثال

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ

(الشوریٰ:28)

اور وہی ہے جو بارش برساتا ہے، اس کے بعد کہ وہ نا امید ہو چکے ہوتے ہیں اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی مدد کرنے والا ہے، تمام تعریفوں کے لائق ہے۔

بندوں کی مایوسی پر رب کا مسکرانا

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: ہمارا رب عزوجل اپنے بندوں کی مایوسی پر ہنستا ہے حالانکہ حالات کی تبدیلی قریب ہوتی ہے۔ تو ابو رزین نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کیا رب عزوجل بھی ہنستا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں،

تو انہوں نے عرض کیا: جو رب ہنستا ہے ہم اس کے ہاں خیر و بھلائی کو مفقود نہیں پا سکتے۔ [السلسلۃ الصحیحۃ:2810]

مایوسی کے نقصانات

مایوسی ہلاکت اور گمراہی کا سبب

قاسمی کہتے ہیں کہ دنیا سے محبت کرنا اور اس کو آخرت پر ترجیح دینا اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنا اور ان کے شکر سے اعراض برتنا اور جو تکلیف اس کی تقدیر میں لکھی جاچکی ہو اس سے چھٹکارا حاصل کرنے میں بے صبری اور مایوسی کا مظاہرہ کرنا ہی گمراہی ہے۔

اور گمراہ لوگ گمراہی کی وادی میں جا پڑتے ہیں اور مایوسی ہی اس بات کا سبب بنتی ہے۔

[محاسن التأویل].

مایوسی میں تباہی ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تباہی دو چیزوں میں ہے: مایوسی اور خود پسندی میں۔

[الزواجر عن اقتراف الکبائر، لابن حجر الہیتمی].

مایوسی کی وجہ سے نیکی کے کام کرنے میں سستی اور کمزوری آنا

ابن حجر ہیتمی کہتے ہیں کہ مایوس انسان نیک اعمال کے نفع سے مایوس ہوتا ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر وہ لازمی طور نیک اعمال کو ترک کردیتا ہے،

اور اگر دنیا سے محروم ہوجاتا ہے تو اس پر غم اور پریشانی قبضہ جما لیتی ہے اور وہ اللہ کے ذکر کے لیے فارغ نہیں ہوتا اور یہ قابل رحم آدمی اللہ کے ذکر سے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

[الدرر السنیۃ]

مایوسی کی وجہ سے انسان کا گناہوں اور نافرمانیوں میں لگے رہنا

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ آدمی ایک گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مارا گیا میری کوئی توبہ نہیں ہے پس ایسا شخص اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے اور گناہوں میں بری طرح منہمک ہو جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے اسے اس بات سے منع کیا ہے۔

دل کی سکینت کا ختم ہوجانا اورانسان کو ہمیشہ محرومی اور غم اور پریشانی کا احساس ہونا

اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجانا یہ ترکِ عمل تک لے جاتا ہے ، کیونکہ اس کے گمان کے مطابق عمل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اوریہ مصیبتوں میں سے ایک بہت بھاری مصیبت اورکبیرہ گناہوں سے ایک کبیرہ گناہ ہے ،

دل کی سکینت اورنیکیوں سے انسیت ختم ہوجاتی ہے اوریہ بے چینی اور بے قراری اور غم کی طرف چلاجاتا ہے۔

[الدرر السنیۃ]

دل کے بگاڑ کا سبب

ابن قیم رحمہ اللہ جب کبیرہ گناہوں کو شمار کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجانا اور اللہ کی رحمت سے مایوسی کے نتائج زنا اور شراب نوشی اور دیگر ظاہری کبیرہ گناہوں کے نتائج سے بھی زیادہ بڑے ہیں،

اور دل اور جسم کی اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ان سے بچا جائے اور ان سے توبہ کی جائے ورنہ دل بگڑ جائے گا اور جب دل خراب ہوجاتا ہے تو جسم بھی خراب ہوجاتا ہے۔[الدرر السنیة]

مایوسی اللہ کی رحمت اور بخشش سے محرومی کا سبب

مبارک پوری کہتے ہی کہ اگر کوئی انسان یہ عقیدہ بنالے یا یہ گمان کرلے کہ اللہ انسان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا اور یہ اعمال اس کو فائدہ نہیں دیں گے تو یہ اللہ کی رحمت سے مایوسی ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہیں اور اگر وہ اس پر مرگیا اس کو اس کے گمان کے حوالے کردیا جائے گا۔ [الدرر السنیة]

مایوس ہونے والے کے لیے عذاب

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے متعلق کچھ نہ پوچھو (کہ انہیں کس قدر عذاب ہوگا)

ایک تو وہ آدمی جو اللہ عزوجل سے اس کی چادر لینے میں جھگڑا کرے کہ اللہ کی اوپر کی چادر کبریائی ہے اور نیچے کی چادر عزت ہے۔

(دوسرا) وہ آدمی جو اللہ کے کاموں میں شک کرے۔

اور (تیسرا) اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والا۔

مایوسی کی بجائے اللہ سے حسن ظن رکھنا

اللہ سے حسن ظن رکھنا خالص توحید اور ایمان کا تقاضا

منافق کا اللہ کے بارے میں سوء ظن رکھنا

يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ...(آل عمران:154)

وہ اللہ کے بارے میں ناحق جاہلیت کا گمان کر رہے تھے

الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ... (الفتح:6)

جو اللہ کے بارے میں گمان کرنے والے ہیں، برا گمان، انھی پر بری گردش ہے

اللہ کا بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرنا

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ

[مسند احمد:16016]

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں۔ پس وہ میرے ساتھ جیسا چاہے گمان رکھے۔

موت تک اللہ سے اچھا گمان رکھنا

رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے فرمایا:
تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ مرے مگر یہ کہ وہ اللہ عزوجل
سے اچھا گمان رکھتا ہو۔ صحیح مسلم:7412

جیسی امید ویسا ہی معاملہ

جہنمی کو اللہ سے اچھی امید کا فائدہ مل جانا

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم سے چار آدمیوں کو نکالا جائے گا، انہیں اللہ عزوجل کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ دوبارہ انہیں جہنم میں بھیجنے کا حکم دے دے گا،

ان میں سے ایک شخص اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے تو یہ امید ہوگئی تھی کہ اگر تو مجھے اس (جہنم) سے نکال رہا ہے تو اس میں دوبارہ نہ لوٹائے گا؟ اللہ فرمائے گا کہ ہم تجھے اس میں نہیں لوٹائیں گے۔

[مسند أحمد:1337]

انبیاء کا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا

یعقوب علیہ السلام کی مثال

وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ(یوسف:18)

اور وہ اس کی قمیص پر ایک جھوٹا خون لگا لائے۔ اس نے کہا بلکہ تمھارے لیے تمھارے دلوں نے ایک کام مزین بنا دیا ہے، سو (میرا کام) اچھا صبر ہے اور اللہ ہی ہے جس سے اس پر مدد مانگی جاتی ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ(یوسف:87)

اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔

یونس علیہ السلام کی مثال

ایوب علیہ السلام کی مثال

حضرت زکریا علیہ السلام کی مثال

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعا

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے

الذُنوبَ

یعنی سارے کے سارے

"جَمِیعًا" کہہ کر مزید تاکید

تو یہ کیا ہی عظیم بشارت ہے

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

جب انسان یہ سنتا ہے تو دلوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے

کیونکہ وہ الْغَفُورُ الرَّحِیمُ ہے

"إِنَّهُ هُوَ ٱلْغَفُورُ الرَّحِيمُ"

اللہ کی دو صفات " ٱلْغَفُورُ الرَّحِيمُ "

یہ دونوں صفات ایک دوسرے کے ساتھ لازم ملزوم ہیں۔ تم اس ذات کو ان دونوں کے بغیر نہ پاؤ گے

هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ : اى هو الواسع المغفرة والرحمة لمن يشآء من عباده المومنين

اور جس کے لئے چاہتا ہے اپنے مومن بندوں میں سے بخشش اور رحمت نچھاور کرتا ہے

الْغَفُورُ

مبالغہ کا صیغہ

اپنے بندوں کے گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈالنے والا، اور ان کی غلطیوں اور ان کے گناہوں سے درگزر کرنے والا

اور غفر کا اصل معنی ہے: ڈھانپنا۔

[النہایۃ" (3/ 373)]

مسلسل درگزر کرنے والا

سعدی نے کہا: الغفور: وہ ذات جو مسلسل گناہوں کو معاف فرمائے اور ہر وہ بندہ جو اس کی بارگاہ میں توبہ کرے اس کی توبہ قبول فرمائے۔

[تفسیر سورۃ الملک سلیمان بن محمد اللهیمید]

خصوصا گناہ گاروں اور نافرمانوں کے لیے" غفور"

(الْغَفُورُ): وہ برائی کرنے والوں، کوتاہی کرنے والوں اور گناہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے، خاص طور پر جب وہ توبہ کریں اور رجوع کریں۔

وہ ان کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے، چاہے وہ گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں۔

اور وہ ان کے عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے چاہے دنیا ان کے عیبوں سے بھری ہوئی ہو۔

پس اللہ سبحانہ وتعالی عزیز ہے، غالب ہے، جو اس کی نافرمانی کرے اور اس کے حکم سے دور بھاگے تو وہ اس سے انتقام بھی لیتا ہے۔

اور وہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا بھی ہے، وہ برائی کرنے والوں اور کوتاہی کرنے والے بندوں میں سے جس کو چاہے بخشتا ہے اور ان پر رحم فرماتا ہے۔[اسلام سوال جواب]

عیبوں اور گناہوں پر پردہ ڈالنے والا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ وہ الغَفُور ہے جو عیبوں پر پردہ ڈالتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ مومن کو اپنے قریب کریں گے اور اس پر اپنی چادر ڈال کر اسے (لوگوں کی نگاہوں سے) چھپا لیں گے پھر فرمائیں گے کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟
تو وہ کہے گا جی اے میرے رب! یہاں تک کہ جب وہ اپنے سارے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اپنے دل میں یہ سوچ لے گا کہ اب تو وہ ہلاک ہو گیا۔
تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج میں تیری بخشش کرتا ہوں۔ پھر اسے اس کی نیکیوں کا نامہ اعمال دے دیا جائے گا۔ رہے کفار اور منافقین تو گواہ کہیں گے کہ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (ھود:18) یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی تکذیب کیا کرتے تھے آگاہ رہو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

الرَّحِيمُ

خاص رحمت

صرف مومنوں کے لئے

ایمان والوں پر خصوصی رحمت کرنے والا

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيما [الأحزاب:43]

اور وہ ایمان والوں پر ہمیشہ سے نہایت مہربان ہے۔

اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي

بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے

[صحیح البخاری:3194]

اللہ کی سو رحمتیں ہیں

نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اس نے جنات، انسانوں، چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے نازل کی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی اور ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے۔

اور اللہ نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

ہمارے رب کی وسیع بخشش

وسیع مغفرت والا

گناہوں کو معاف کرنے والا

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ [غافر:3]

وہ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا۔

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ [الشوری: 25]

وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور (ان کی) برائیوں کو معاف کرتا ہے

مغفرت کا وعدہ کرنے والا

وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

(البقرۃ:268)

اور اللہ تمھیں اپنی طرف سے بڑی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

اللہ کا گناہوں کی معافی کی طرف دوڑنے کی رغبت دلانا

وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

(آل عمران:133)

اور ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنے رب کی طرف سے بخشش کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

دن رات توبہ قبول کرنے والا

گناہوں کی معافی مانگنے کو پسند کرنے والا

توبہ کرنے والوں سے محبت کرنے والا

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

[البقرۃ: 222] اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ہر روز بخشش کا اعلان کرنے والا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالی ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے !

ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟

ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے دوں ؟

ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟۔

[صحیح البخاری:1145]

بار بار بخشنے والا

گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں تو بھی وہ معاف کرنے والا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کردے گا۔

[ابن ماجۃ: 4248]

جتنے بھی زیادہ گناہ ہوں سب کو بخشنے والا

اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے: اے ابن آدم جب تک تو مجھے پکارے گا اور مجھ سے پر امید رہے گا، جو بھی گناہ ہوں گے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔

[سنن الترمذی:3540]

اللّٰہ کا وعدہ

جب تک وہ مجھ سے معافی مانگتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔

مسند أحمد: 11385

الرَّحِيمُ

بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہیں

نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: ہر انسان خطاکار ہے اور بہترین خطاکار
وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ [سنن الترمذی:2499]

ہزار بار بھی گناہ ہو تو بھی سچی توبہ اور شرمندگی سے معافی ملنا

گناہ کا اعتراف کرنے پر گناہ معاف کرنے والا

جان نکلنے سے پہلے تک توبہ قبول کرنے والا

بڑے سے بڑا گناہ توبہ سے معاف

پہاڑوں جیسے گناہوں کو معاف کرنے والا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مسلمانوں میں سے بعض لوگوں کے پہاڑوں کے برابر گناہوں کو اللہ ان کے لیے معاف فرما دیں گے اور ان کو یہودیوں اور نصرانیوں پر ڈال دیں گے

[صحیح مسلم:7190]

- بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا
- زنا، چوری، شراب نوشی سے توبہ بھی قابل قبول
- شرک جیسا گناہ توبہ سے معاف ہوجانا
- قتل جیسا گناہ بھی معاف
- مومنوں کو قتل کرنے والوں کو توبہ کی طرف بلانے والا
- ننانوے لوگوں کا قاتل بھی بخشا گیا
- حد واجب کرنے والا گناہ بھی معاف

چوری کی بھی معافی

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ () فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (المائدۃ:39-38)

اور جو چوری کرنے والا اور جو چوری کرنے والی ہے سو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو ، اس کی جزا کے لیے جو ان دونوں نے کمایا، اللہ کی طرف سے عبرت کے لیے اور اللہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے پھر جو شخص ایسا ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے وہ یقینا بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

جنگ سے بھاگا جانا بھی معاف

جو شخص أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ اس نے کفار کے مقابلہ سے بھاگنے کے گناہ عظیم کا ارتکاب ہی کیوں نہ کیا ہو۔ [سنن ابی داود:1519]

ظلم و بے حیائی معاف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتیں ادا کرے، پھر استغفار کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف نہ کردے

جس نے کبھی کوئی خیر نہ کی ہو اس کی بھی معافی

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جس نے توحید کے علاوہ کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا ، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے پکڑنا اور مجھے جلا دینا حتی کہ جب میں جل کر کوئلہ بن جاؤں پھر مجھے پیسنا، پھر جس دن تیز ہوا چل رہی ہو، مجھے سمندر میں بہا دینا، اس کے اہل خانہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا، لیکن وہ پھر بھی اللہ کے قبضے میں تھا، اللہ عزوجل نے اس سے پوچھا کہ تجھے اس کام پر کس چیز نے مجبور کیا ؟ اس نے عرض کیا آپ کے خوف نے، اس پر اللہ نے اس کی بخشش فرما دی۔ [مسند أحمد:3785]

اللہ کے حضور خالص توبہ کرنا

اللہ کے حضور سچی توبہ کرنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً

[التحریم:8]

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! اللہ کی طرف توبہ کرو، خالص توبہ۔

- سچی توبہ سے مراد گناہ کی طرف کبھی نہ پلٹنا
- گناہ پر نادم ہونا اور آئندہ اس گناہ کو نہ کرنے کا عزم کرنا
- سچی توبہ سے مراد اپنے ذات کے ساتھ خیر خواہی کرنا
- زبان سے استغفار، دل میں ندامت اور اعضاء کا گناہ سے بچنا

سچی توبہ میں چار چیزیں پائی جانا

- زبان سے استغفار
- جسم سے اس گناہ سے کنارہ کشی اختیار کرنا
- دل میں اس نیت کو رکھنا کہ دوبارہ گناہ کی طرف نہیں لوٹے گا
- برے لوگوں سے قطع تعلق کرنا

[انتہی، من "تفسیر البغوي" (8/169)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً
نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ
أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

توبہ نیکی پر آمادہ کرنے اور ثابت قدم رکھنے میں معاون امور

- اللہ تعالیٰ کی عظمت کو ذہن میں رکھنا
- گناہ اور گناہ گاروں کے برے انجام کو یاد کرنا
- توبہ کی فضیلت اور اس کی اہمیت کو ذہن میں رکھنا
- مسلمان کا اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا یقین رکھنا
- نیکی کے کام کرنا، نیکی برائی کو مٹا دیتی ہے
- قرآن کو حفظ کرنا اور اس کی تلاوت کرنا
- نیک لوگوں کی مجلس اور ان کی صحبت میں کثرت سے بیٹھنا
- برے لوگوں کی مجلس کو چھوڑنا
- اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدقِ دل کے ساتھ دعا کرنے کے ساتھ متوجہ ہونا

اللہ کے حضور توبہ کرنے کے فائدے

استغفار کرنے سے اللہ کی رحمت ملنا

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُونَ

[النمل: 46].

تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں طلب کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

- دنیا کے مسائل سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ذریعہ
- بارش کے نزول ، قوت میں اضافہ کا ذریعہ
- فرشتوں کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ
- برائیوں سے چھٹکارا اور جنت میں داخلے کا ذریعہ

پچھلے سب گناہوں کو معاف کرنے والے کام

وضو اور نماز

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

[صحیح البخاری:159]

امام کے پیچھے آمین کہنا

جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے [صحیح البخاری:780]

نماز کے بعد کی تسبیحات

33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ،

33 مرتبہ اَلْحَمْدُ اللہِ،

اور 34 مرتبہ اَللہُ اَکْبَر

سو بار سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنا

درج ذیل کلمات

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُّ وَاللهُّ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلهِّ وَسُبْحَانَ اللهَّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهَّ

بیماری میں اللہ کی تعریف کرنا

سوتے وقت درج ذیل تسبیحات پڑھنا

33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ،

33 مرتبہ اَلْحَمْدُ اللہِ،

اور 34 مرتبہ اَللہُ اَکْبَرَ

لباس پہننے کے بعد کی دعا پڑھنا

الْحَمْدُ للهِّ الَّذِي كَسَانِى هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ

کھانے کے بعد کی دعا

الْحَمْدُ لله الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا
وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ

اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

ذکر کی مجلس میں شرکت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی جماعت اکٹھی ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے اور اس سے اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا ہوتی ہے تو آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ تم اس حال میں کھڑے ہو کہ تمہارے گناہ معاف ہو چکے یقینا تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیے گئے۔ [مسند احمد:12453]

راستے سے تکلیف دہ چیز اٹھانا

نیک اعمال سے گناہ معاف ہونا

توبہ سے محروم لوگ

- اللہ سے توبہ نہ کرنے والا
- اللہ سے کبھی معافی کی دعا نہ کرنے والا
- شرک کرنے والا
- آپس میں ترک تعلقات رکھنے والے
- دوسروں کو معاف نہ کرنے والا
- بدعتی
- موت کے وقت توبہ کرنے والا

بخشش کی دعا

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي

(القصص:16)

اے میرے رب! یقینا میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، سو مجھے بخش دے۔

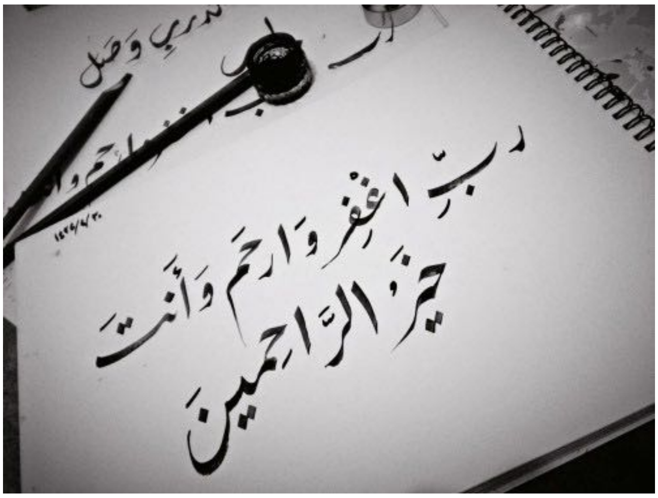

اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(المؤمنون:118)

بخشش کی دعا

اے ہمارے رب ! ہم ایمان لے آئے، سو تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

(المؤمنون:109)

بخشش کی دعا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي

اے اللہ میرے گناہوں، لغزشوں اور جان بوجھ کر کیے جانے
والے گناہوں کو معاف فرما۔

[مسند احمد: 16269]

© Alhuda International 2020

بخشش کی دعا

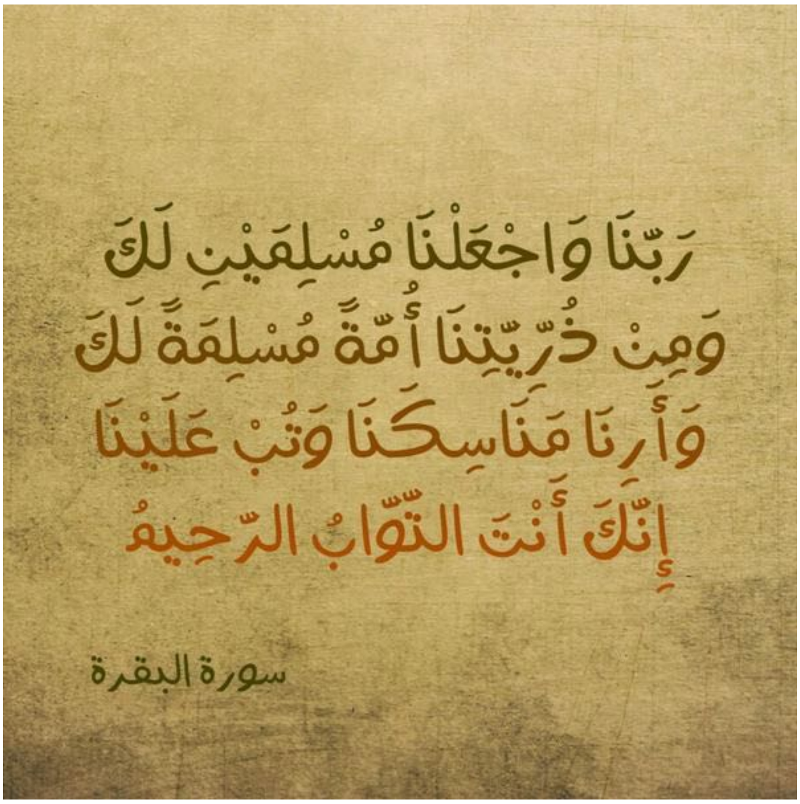

اے ہمارے رب ! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت پیدا کر جو تیری فرمانبردار ہو۔ اور ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتلا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

[البقرۃ:128]

روزانہ سو بار استغفار کرنا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اے اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما مجھ پر توجہ فرما، بے شک تو نہایت توبہ
قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔[مسند احمد:5354]

دعا

نماز میں "الغفور" نام سے دعا کر کے بخشش مانگنا

اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً كثيراً
ولا يغفر الذنوب إلا أنت
فاغفر لي مغفرة من عندك وارحمني
إنك أنت الغفور الرحيم

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّك أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

اے اللہ ! میں نے اپنی جان پر(گناہ کر کے)بہت ظلم کیے اور تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا، اس لئے اپنے پاس سے میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بڑا بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔

[صحیح البخاری:834]

دعا

"الغفور"رب کے سامنے گناہوں کا اعتراف کرنا

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ
بِذَنْبِي يَا رَبِّ فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي إِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ تو میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے اے میرے رب!میرے گناہوں کو معاف فرما،بے شک توہی میرا رب ہے ،یقینا تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا

[مسند احمد:10681]

© Alhuda International 2020

دعا

ہر طرح کے گناہوں کی معافی مانگنا

رسول اللہ ﷺ اپنے سجدوں میں پڑھتے تھے

اے اللہ میرے تمام گناہ معاف فرما دے چھوٹے بڑے
اول و آخر ظاہری و پوشیدہ۔
[صحیح مسلم:1112]

دعا

سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ

اے اللہ ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے ساتھ کیے ہوئے عہد اور وعدے پر، جہاں تک میری ہمت ہے، قائم ہوں۔ میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری نعمتیں جو مجھ پر ہیں مجھے ان کا اقرار ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے۔ پس مجھے بخش دے۔ بیشک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

[البخاری:6306]

دعا

میت کی بخشش کے لیے دعا

اللَّهُمَّ إِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ فِى ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۔

اے اللہ ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے (کفالت) میں ہے اور تیری ہمسائیگی (اور امان) میں آگیا ہے۔ سو تو اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما دے' تو اپنے وعدے وفا کرنے والا اور حق والا ہے۔ اے اللہ ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

[سنن ابی داود:3204]

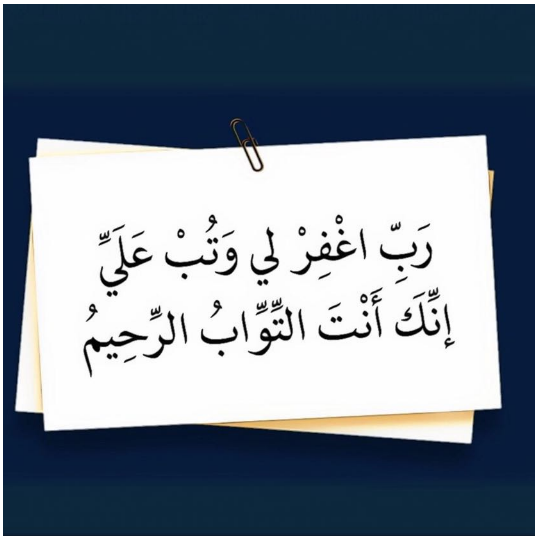

✓ کرنے کے کام

- ✓ اللہ سے پوری امید کے ساتھ بخشش مانگیں
- ✓ نہ خود اللہ کی رحمت سے مایوس ہوں نہ لوگوں کو مایوس کریں
- ✓ اللہ سے امید بھی دلائیں اور عذاب سے بھی ڈرائیں
- ✓ توبہ اور استغفار کثرت سے کریں

  ہر روز استغفار کرنا
- ✓ مجلس میں سو بار استغفار کرنا
- ✓ جیسے ہی گناہ ہوجائے فوراً توبہ کریں

اللہ کی طرف پلٹ آئیں، دیر نہ کریں، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، شرط یہ ہے کہ ہم کرتے کیا ہیں